

## 8991- کیا قبر والے کی پہچان کے لیے قبر پر کوئی علامت اور نشانی رکھنا جائز ہے؟

### سوال

ہمارے ہاں عادت ہے کہ قبر پر میت کے سرہانے اور پاؤں والی طرف، یا بعض اوقات صرف سرہانے پتھر یا سیمنٹ کی کوئی چیز یا کوئی لکڑی وغیرہ رکھی جاتی ہے، اس میں اسلامی حکم کیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

شریعت مطہرہ نے قبروں پر کچھ بنانے کو حرام قرار دیا ہے، اور قبر پر بنی ہوئی عمارت وغیرہ کو مند姆 کرنے کا حکم دیا ہے، اور میت کے اہل و عیال اور دوست و احباب کے لیے قبر پر کوئی نشانی اور علامت رکھنا جائز قرار دیا، لیکن یہ علامت شریعت مطہرہ کی ممنوع کردہ اشیاء مثلاً عمارت یا کوئی اور چیز نہ ہو۔

1- قبروں پر عمارت تعمیر کرنے کی حرمت کی دلیل یہ ہے:

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پہنچ کرنے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر کچھ تعمیر کرنے سے منع فرمایا۔

صحیح مسلم شریعت حدیث نمبر (670)۔

التحصیص: پھونا گھج کے ساتھ پلستر کرنے کو کہتے ہیں۔

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

قولہ: "ان پیغمبر علیہ" یعنی قبر پر کچھ تعمیر کیا جائے، اس میں قبر پر عمارت تعمیر کرنے کی حرمت پائی جاتی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے اصحاب نے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

اگر تو قبر پر تعمیر کردہ اشیاء بانی کی ملکیت ہو تو مکروہ ہے، اور اگر قبرستان میں ہو تو پھر حرام۔

لیکن اس تفصیل کی کوئی دلیل نہیں۔

حالانکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول تو یہ ہے کہ:

"میں نے مکہ میں آئندہ کرام کو دیکھا کہ وہ قبر پر تعمیر کردہ کو مند姆 کرنے کا حکم دیتے تھے"۔

اور اس انہدام پر مندرجہ بالا حدیث بھی دلالت کرتی ہے:

ویکھیں: نیل الاولطار (4/132) اور الام لشافعی (1/277)۔

اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل فقرہ میں آرہی ہے :

اور قبروں پر بھی ہوئی عمارت وغیرہ کے انہدام کا حکم تو سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

ابو حیان اسدی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا :

"کیا میں تجھے اس مم کے لیے روانہ نہ کروں جس کے لیے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا :

"اک توہر مجھے تو توڑے، اور ہر اونچی قبر کو برابر کر دے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (969)۔

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

قولہ : "ہر اونچی قبر کو برابر کر دو"

اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ : سنت یہ ہے کہ کسی افضل یا غیر افضل شخص کی قبر کی اونچائی میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے، اور اسے زیادہ اونچائی نہیں کرنا چاہیے۔

اور ظاہر ہے کہ : اجازت سے زیادہ قبر کو اونچا کرنا حرام ہے، امام احمد اور امام شافعی اور امام مالک کے اصحاب کی ایک جماعت نے اس کی صراحت بیان کی ہے۔

اور یہ کہنا کہ یہ ممونع نہیں ہے، کیونکہ سلف اور خلف سے ثابت ہے اور اس پر کسی کا انکار نہیں، جیسا کہ امام تیجی اور محدثی نے "الغیث" میں کہا ہے، یہ قول صحیح نہیں، کیونکہ اس میں انتہائی چیز توجیہ ہے کہ انہوں نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے، اور جب ظنی امور ہوں تو اس میں سکوت دلیل نہیں بن سکتا، اور قبروں کو اونچا کرنے کی حرمت کو ختم کرنا ظنی امور میں سے ہے۔

اور قبروں پر قبے، اور مزار وغیرہ تعمیر کرنا تو بالا ولی اس حدیث میں شامل ہوتا ہے، جس حدیث میں قبر کو اونچی کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور پھر ایسا کرنے میں قبروں کو مساجد اور سجدہ گاہ بنانا بھی ہے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

ویکھیں : نیل اولا طار (130/4)۔

لیکن کسی جائز اور مباح چیز کے ساتھ قبر کی نشانی اور علامت رکھنا جائز ہے، سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا بیان ملتا ہے :

کثیر بن زید میں مطلب رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوئے اور انہیں دفن کیا جا چکا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پھر لانے کا حکم دیا تو وہ شخص اسے نہ اٹھا سکا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود اٹھے اور اپنے بازوں سے آستانیں اوپر کیں۔ کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ : مطلب نے کہا : جس نے مجھے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بتایا وہ کہتا ہے : - جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بازوں سے کپڑا دو کیا تو گویا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بازوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اٹھا کر ان کے سر کے پاس رکھ دیا، اور فرمانے لگے :

"اس سے میں اپنے بھائی کی قبر پہچان لیا کروں گا، اور اپنے خاندان میں سے مرنے والوں کو اس کے قریب دفن کر سکوں گا"۔

سنن ابو داود حدیث نمبر (3206) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے المخیص الحجیر (2/133) میں اس حدیث کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

پتھریا لکڑی کے ساتھ قبر کی علامت اور نشانی رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : قبر کی بچان کے لیے علامت اور نشانی رکھنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عثمان بن مطعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی علامت اور نشانی رکھی تھی۔

دیکھیں : المغنى لابن قدامة المقدسي (2/191).

واللہ اعلم۔